جب بھی سرکارِ دو عالم کا ذکر ہوتا ہے
مجھ خطا کار کا عالم ہی دگر ہوتا ہے
وہ سراپا جو خدا پاک کو محبوب بہت
ہر مسلماں کا وہ منظورِ نظر ہوتا ہے
تیرے بوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ و عثمانؓ غنی
جن کا سب نیک محافل میں ذکر ہوتا ہے
جو تیرے نام تیرے دین پہ قربان ہوئے
ان کے کردار میں لیس عجز و صبر ہوتا ہے
جن کے حصہ میں تیرے پیار کی دولت آئی
ان کی گفتار میں تیرا ہی ذکر ہوتا ہے
جب بھی قرآن کی تلاوت کا شرف پاتی ہوں
آپؐ کا نور میرے پیشِ نظر ہوتا ہے
جب احادیث نبیؐ میری نظر سے گزریں
شاہؐ کی یاد میں اشکوں کا سفر ہوتا ہے
جب بھی طغیانیٔ جذبات سے مغلوب ہوئی
منفرد میری طلب میرا ہنر ہوتا ہے
میرے آقاؐ میرے محبوبؐ زمانے بھر میں
تجھ سا محبوبؐ کہاں اور مگر ہوتا ہے
جب کڑی دھوپ میں گھبرا کے پکارا تجھ کو
سر پہ آقاؐ کا کرم بار ابر ہوتا ہے
یہ ابو جہل و لہب دشمنِ اللہ جن سے
دینِ حق تعالیٰ کو ہر لمحہ خطر ہوتا ہے
تیرے عیالؓ کو اصحابؓ کو ایذا دے جو
ایسا ملعون یزید اور شمر ہوتا ہے
تنگ ہوں خواہ مظالم کے ستم کے گھیرے
زاہدہ تیری کا دل تیرا نگر ہوتا ہے

زاہدہ منظور

میرے غمخوار میرے خواب میں آ جاتے ہیں
اور یہ شانِ کرم نعت بھی لکھواتے ہیں
نعت کے نور سے تقدیر ہے میری سنواری
میرے بگڑے ہوئے سب کام بنے جاتے ہیں
آپؐ کا لطف و کرم آپؐ کا احسان ہے یہ
آپؐ ہیں مجھ پہ مہرباں تو کہلاتے ہیں
بھیج نادیدہ سی مخلوق میری کٹیا میں
محفلِ نعت میرے گھر میں بھی سجواتے ہیں
روح میری کو سکون ملتا ہے راحت جس سے
پیارے پیارے سے وہ نغمات بھی سنواتے ہیں
جب کبھی آپؐ کا دل چاہے حکم ملتا ہے
حمد اور نعت کبھی مجھ سے بھی پڑھواتے ہیں
ربّ کی چاہت ہے تو پھر شاہؐ کی چوکھٹ پکڑو
یہ ہی ہے راہِ ہدایت یہ بھی بتلاتے ہیں
جب شفاعت کریں سرکارؐ جو بخشیں لغزش
تب کہیں مرتبہ اعلیٰ پہ وہ بٹھلاتے ہیں
کاش اے بادِ سحر بادِ بہاری ہو کر
لاؤ سرکارؐ کا پیغام وہ بلواتے ہیں
اب تو سرکارؐ کھلے میرے لئے بابُ السلام
پیش سرکارؐ کروں نعتیں جو لکھواتے ہیں
زاہدہ نیّری کے دامن میں بھرے ہیں سارے
نعت کے پھول جو ہر روز وہ چنواتے ہیں

شہنشاہِ دو عالم کی حسین تصویر لگتی ہے
پھیبی تاج شفاعت کی گھنی تنویر لگتی ہے

جدھر دیکھوں مجھے تو آپؐ کے جلوے نظر آئیں
بڑے ہی اوج پہ اب تو میری تقدیر لگتی ہے

کبھی ہوتا تھا مجھ کو یہ گماں شاہؐ نے نظر پھیری
مگر اب تو میری جانب ڈھلی تنویر لگتی ہے

نگاہِ مصطفیٰؐ نے یوں بدل ڈالی میری قسمت
ہوئے ہیں دم بخود سارے بنی تقدیر لگتی ہے

میری ہر سانس میں ابھریں ترا نے پیارے آقاؐ کے
تیرے پیار و محبت کی بنی زنجیر لگتی ہے

اثر آتی ہے جان و دل میں خوشبو دار ٹھنڈک سی
میری جاں تیری نعتوں کی مجھے تاثیر لگتی ہے

تیری نعتوں کے صدقے نور کے ہالوں نے گھیرا ہے
بڑی پیاری سی میٹھی سی تیری تنویر لگتی ہے

جہاں کے شہنشاہوں سے جو ہوں مرعوب ہوں مجھ کو
جہاں والوں سے بڑھ کر آپؐ کی توقیر لگتی ہے

یہ نعتوں کا تسلسل آپؐ کی نظر کرم مجھ پر
مجھے تو گھر بلانے کی کوئی تدبیر لگتی ہے

میں حرمت میں رہوں گر جانِ جاں اتنی اجازت دیں
کہ تیری زاہدہ کو زندگی دلگیر لگتی ہے

زاہدہ مظہر

مئے حبِ نبیؐ جب جب لکھی میں نے جو چکھی ہے
ملیں گے جامِ کوثر آپؐ سے امید رکھی ہے
جو پڑھتے ہیں تیرا کلمہ جو تیرے دین پہ مرتے ہیں
وہ ہیں سب تیرے شیدائی ہاں قسمت ان کی اچھی ہے
ہمیں بھی عشق و مستی دے یار والوں کا جذبہ دے
ہوئے جو دین پہ قربان محبت ان کی سچی ہے
کبھی تیرے عدو کے سامنے جھکتے نہ گھبراتے
بنے وارث وہ جنت کے کہ جنت ان کی پکی ہے
شجاعت دے علیؓ و حنظلہؓ کا زورِ بازو دے
بہت کمزور ہوں میں اور محبت میری کچی ہے
جو حق کی نصرتیں ہوں ساتھ باطل سے بھی ٹکرائیں
ابھی پرخار ہیں راہیں بڑی افتاد رکھی ہے
کہاں حضرت بلالؓ ایسا ہے عشق و حوصلہ اپنا
لٹا کر جان آقاؐ پر کہیں یہ بات اچھی ہے
بلائیں چار جانب سے ہمیں گھیرے میں لیتی ہیں
کریں امداد آقاؐ آپؐ سے امید رکھی ہے
تمہاری زاہدہ کمزور ہے ظلم و ستم سہتے
عدم کی راہ پر ہے گامزن یہ بات پکی ہے

زاہدہ مظہر

گزاری ہے جس کی تمنا کرتے کرتے
ملے جب مجھے وہ دعا کرتے کرتے

میری چشمِ گریہ ہوئی خیرہ خیرہ
نظر جھک گئی التجا کرتے کرتے

میری جان پہ لرزہ ہوا ایسا طاری
وہیں رک گئی میں صدا کرتے کرتے

محبت سے قدموں پہ نظریں جمائے
ہوئی چپ بیاں مدعا کرتے کرتے

بڑے ہی طریقوں سے شاہؐ نے نوازا
نظر مجھ پہ ٹھہری سخا کرتے کرتے

تمنا تھی کب سے کبھی میں بھی دیکھوں
تیرے جود کو انتہا کرتے کرتے

تیری خیر ہو اے شہنشاہؐ یثرب
غنی کر دیا ہے عطا کرتے کرتے

تیری زاہدہ کی ہے آخر تمنا
کہ موت آئے تیری ثنا کرتے کرتے

زاہدہ مظہر

زیارت کو تیری چلے آ رہے ہیں
یہ جھونکے ہوا کے جو اٹھلا رہے ہیں
تبسم گلوں کا یہ بتلا رہا ہے
کوئی لاڈلا ہی چلا آ رہا ہے
ستاروں کی کلیاں کھلی جا رہی ہیں
ترانے محبت کے یہ گا رہی ہیں
لگے آسماں آج دولھا بنا ہے
کہ رنگ آسماں کا بھی نکھرا ہوا ہے
مکینانِ جنت بھی کچھ گا رہی ہیں
درودوں کے سہرے بھی بنوا رہی ہیں
مؤدب کھڑے انبیاءؑ سر جھکائے
ملائک کھڑے ہیں پَرے سے جمائے
سجایا گیا ہے جو عرشِ معلی
تو رحمت خدا کی بنی ہے مصلی
کہ معراج پر اب حضورؐ آ رہے ہیں
سبھی عرشی فرشی بچھے جا رہے ہیں
وہ تشریف لائے وہ آئے محمدؐ
ہوا عرش بھی زیرِ پائے محمدؐ
خدائے مہرباں نے ان کو بٹھایا
رخِ پاک بھی انؐ کو اپنا دکھایا
میرے پاس بیٹھو ہو تم میرے پیارے
میری تم محبت [illegible] ہو میرے دلارے
نہیں حد سے گزری نہیں آنکھ جھپکی
حمد ہی خدا کی تیرے لب سے ٹپکی
خدائے مہرباں نے تجھ کو نوازا
نویدِ شفاعت سے دل کو گدازا
نمازوں کا تحفہ بھی تجھ کو دیا ہے
تجھے رحمتِ عالمیں بھی کیا ہے
تیری زاہدہ کا یہ دل کہہ رہا ہے
میرے پیارے آقاؐ کا رتبہ بڑا ہے

زاہدہ مظہر

کروں میں بیاں کیسے دن رات گزرے
بلاؤں کے لشکر جو آفات اترے
پڑے زور پر تھے نجس اور شیطاں
کٹے روز و شب میرے حیراں پریشاں
بڑی مضطرب اور پریشان تھی جب
ضلالت ذلالت میں غلطاں تھی جیا
کہانی کہوں کس سے درد و الم کی
شقی قلب لوگوں کے ظلم و ستم کی
میرے دل سے طوفان جذبات ابھرے
تو قرطاس پر بین کے برسات اترے
سہارے تیرے میں نے دن ہیں گزارے
تو ہی تو ہے مشکل کشا میرے پیارے
نبیؐ مکرمؐ کی نظر کرم سے
میرے پیارے آقاؐ کے لطف اتم سے
میرے احکم الحاکمیں نے سنوارے
بنے کام مجھ سے تم ہی ہو سہارے
مجھے جب بھی تیری ضرورت پڑی ہے
ملائک کی اک فوج سر پر کھڑی ہے
جو امداد دیکھی تھے انگشت بدنداں
ظلم ڈھانے والے ہیں اندرون زنداں
بہت کرتے رہتے ہیں حیلہ بہانہ
بہت ہو گئے ہیں جہنم روانہ
سخیؐ کا ہے دست کرم میرے سر پر
کبھی کوئی غم بھی نہ آئے گا در پر
تیری رحمتوں میں بڑا چین پایا
مزے سے گزاری بہت لطف آیا
جو بگڑی بنی ہے تجھی سے بنی ہے
زمانے میں ایسا کوئی کب غنی ہے
لٹا دے جو لطف و عطا کے خزانے
سبھی تیرا کھاتے ہیں گاتے ترانے
کبھی دل جو شکوہ کناں ہو ہمارا
دیا ہے مجھے صرف تو نے سہارا
جو ہو زاہدہ کو بلاؤں نے تاکا
تو نصرت کو پہنچے ہیں تب میرے آقاؐ

زاہدہ مظہر

گئے کعبۃ اللہ کو با اہتمام
جو جبریلؑ لائے خدا کا پیام
نماز شکر کی ادا آپؐ نے
تھا شاہؐ کے سفر کا بہت انتظام
سواری کو براقؑ تھی پیش کی
عرش کی چلیں آقاؐ تھا کی مقام
گئے کعبۃ اللہ سے معراج کو
تو اقصیٰ میں ٹھہرے کیا کچھ قیام
سبھی انبیاءؑ منتظر تھے وہاںؐ
تھے سب مقتدی میرے آقاؐ امام
ہوں اوصاف تیرے تو کیسے بیاں
میرے مصطفیٰؐ میرے خیر الانام
تیرا اعلیٰ رتبہ تیری اعلیٰ شان
سر عرش حق سے ہوئے ہم کلام
ملے جب خدا سے میرے شاہؐ دیں
حمد پیش کرتے رہے نیکؐ نام
خدا پڑھ رہا تھا درود و سلام
تھے سرکار خوش ہو کے کرتے کلام
مدح کرے اللہ نے سرکارؐ کی
کہا میرے پیارےؐ ہے تجھ کو سلام
شفاعت کی دستار بھی تجھؐ کو دی
نبوت بھی کردی خدا نے تمام
توؐ اونچا ہے اونچوں سے اونچی ہے شان
شہنشاہؐ لولاک ارفع مقام
کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
کرے زاہدہ پیش ہر صبح و شام

زاہدہ مظہر

عرش سے قدسی تیرے یاد ھے چلے آتے ہیں
جن کے سرکار کے خدام وہ اترا تے ہیں
سب گدا جن کے شہنشاہِ دو عالم تیرے
لینے خیرات تیرے در پہ چلے آتے ہیں
میرے لجپال کی درگاہ پہ آ کر سارے
حاضری اپنی درِ شاہ پہ لگواتے ہیں
جو بھی قدسی تیری درگاہ پہ سلامی دے لیں
پھر کبھی آنے کی حسرت بھی لئے جاتے ہیں
وقتِ رخصت تیرے دربار سے جانے والے
دل تو محبوبؐ کے قدموں میں ہی رکھ جاتے ہیں
میرے سرکارؐ کی امت کا نصیبہ دیکھو
آتے جاتے ہیں کئی بار وہؐ بلواتے ہیں
حسن والے ہے یتی ساکھ تیری رحمت سے
ہم سے کتنے بھی غنی اور ہوئے جاتے ہیں
عشق والے ہیں تیری شان میں قصیدے کہتے
اور بدبخت چلے جاتے مرے جاتے ہیں
زاہدہ ایسی ہو خوش بخت مضامین کتنے
نعت کہنے کو تیرے دل میں چلے آتے ہیں

زاہدہ منظور

محمدؐ ہیں پیارے ان ہی کی ہیں باتیں
انہیںؐ یاد کرتے ہی کٹتی ہیں راتیں
تصور میں انؐ کے نگر گھومتی ہوں
سکونِ دل و جاں ادھر ڈھونڈتی ہوں
نہیں ہے گوارہ مجھے تمؐ سے دوری
تیری بارگاہ میں ہو میری حضوری
نگاہوں کی ٹھنڈک تو ہم کی چلا ہو
میری راحتِ جاں مجھے گھر بلا لو
جہاں نوری نوری میرے دل کو بھائے
کبھی کوئی امکان دوری نہ آئے
زباں میری تر ہو ثنا سے تمہاری
تیرے در پہ سر ہو اچل ہو ہماری
نہیں زاہدہ کی طلب اس سے بڑھ کے
رہوں تیری جنت میں بس نعتیں پڑھ کے

زاہدہ مظہر

جب جہاں بھر میں ہوا نورِ محمدؐ سے گھنا اجیالا
کفر کا پتہ ہوا پانی سرا راہ میں تھا منہ کالا
حق ہویدا ہوا باطل کا جگر چاک کیا
اور گناہوں سے جہاں بھر کو بہت پاک کیا
پھر بھی بدبخت پلیدی میں جو غلطاں رہے
وہ شہنشاہؐ دو عالم کی ہدایت سے پریشان رہے
کہتے گستاخ خدا واحد و یکتا تو دکھا
چھپ کے بیٹھا ہے کہاں ہم کو خدا یہ بھی بتا
ہم اگر ایک خدا پر ہی بھروسہ کر لیں
اپنے اجداد کے بت خانوں کو خالی کر دیں
ایک انجانے خدا کو بھی جو دل میں رکھیں
ہم تیرے واحد و یکتا کی عنائت چکھیں
تو بتا تیرا خدا اور ہمیں کیا دیتا
اس پہ عیاشی کا سامان بھی کیا کیا ہوتا
تھے وہ ظالم نہ کبھی راہِ ہدایت پائی
ان کو سرکارؐ کی کچھ بات سمجھ نہ آئی
جو تھے سرشارِ محبت وہ فدا ہوتے رہے
اور قربانِ محمدؐ پہ سدا ہوتے رہے
تھے وہی لوگ جو اس دین کے معمار بنے
ہم نے تو صرف تیرے پیاروں کے ہیں قصے سنے
جب کبھی یادوں میں آ جاتے ہیں حضرت حمزہؓ
دل بھی روتا ہے لہو آنکھیں بھی قطرہ قطرہ
کاش ان وقتوں تیری زاہدہ پیدا ہوتی
دشمنانِ شہِؐ ابرار سے لڑ کر سوتی

زاہدہ مظہر

ہے میرا بھی ایمان محمدؐ کے خدا پر
اللہ کو مانتا ہے محمدؐ کی ندا پر
سرکارؐ ہوئے جلوہ نما ایسی گھڑی تھی
اندھیر تھی نگری کسے ایمان کی پڑی تھی
اعلانِ نبوت جو کیا شاہؐ نے بڑھ کر
اللہ کا فرمان بھی سناتے رہے پڑھ کے
تبلیغ سے برگشتہ ہوئے دشمنِ ایمان
بگڑے تو کہا جادو سے کرتا ہے مسلمان
کہتا ہے عجب بات اسے کیسی پڑی ہے
اجداد ہماروں سے الگ بات کہی ہے
سرکارؐ یہ کہتے کہ خدا ایک کو جانو
جو خالق و مالک ہے صرف اس کو ہی مانو
شیطان کو پوجو تو جہنم کے گڑھے ہیں
کفار کے جتھے تو جہنم میں پڑے ہیں
کر لو گے اگر ساتھ میرے ربّ کی عبادت
مل جائے گی جنت کی ضمانت میں شہادت

سب اہلِ وفا آپؐ کے نغمات سناتے
اور زاہدہ گن آپؐ کے گاتی ہے سدا سے

زاہدہ مظہر

خدا کی ہی قدرت کے ہیں رنگ سارے
بہاروں میں کھلتے ہیں گل پیارے پیارے
جو کھلتے ہیں گل اور چٹکتی ہیں کلیاں
ہیں اڑتی کئی رنگ برنگی تتلیاں
انہیں دیکھ کر دل مچلتا ہے میرا
چمن میں یہ کس نے حسن ہے بکھیرا
بہت دل لبھائے بڑا پیار آئے
یہ راحت دلوں کی میرے من کو بھائے
ہوا ٹھنڈی پیاری ہے جب گنگناتی
حمد تیری کے ہے ترانے سناتی
پھلوں میں جو خوشبو وہ کس نے بھری ہے
نہیں کوئی دوجا تو ہی بس تو ہی ہے
حسینانِ عالم کی ہے تجھ سے ندرت
پرندوں کی چہکار ہے تیری قدرت
نسیم سحر جب تیرے گھر کی گزرے
میری جاں میں تیری محبت ہی اترے
کبھی زاہدہ کو خیال ایسا آئے
ہے کیسا حسین جس نے یہ سب بنائے

زاہدہ مظہر

مہکتی ہوا سب کو بتلا رہی ہے
سواری میرے شاہؐ کی آ رہی ہے

ادھر کہکشاں تیرے قدموں سے لپٹی
محبت سے بوسے لئے جا رہی ہے

اٹھیں باوضو باادب سب کھڑے ہوں
میرے رب کی رحمت اِدھر آ رہی ہے

بچھا دوں دل و جاں راہوں میں شاہؐ کی
مجھے انؐ کی الفت یہ سمجھا رہی ہے

بہت بے قراری قدم بڑھ کے چوموں
لبیک کر نظر بھی ادھر جا رہی ہے

سبھی ہم تیرے قافلے میں ہوں شامل
طلب یہ میرے دل کو تڑپا رہی ہے

سند ہاتھ میں ہو شفاعت تیری کی
یہ خواہش ہے جو دل میں اٹھلا رہی ہے

کیا ہے جو رحمت تیری نے اشارہ
نجات ہم کو اپنی نظر آ رہی ہے

میں جاتی جدھر ہوں مجھے یوں ہے لگتا
کہ ہمراہ رحمت چلے جا رہی ہے

تیری زاہدہ تیرے قربان آقاؐ
تمناؤں پر اب بہار آ رہی ہے

زاہدہ مظہر

اے شہنشاہِ دیں ہوں کروڑوں سلام
خاتم المرسلیں ہوں کروڑوں سلام

تیری رشد و ہدایت کی شمعیں جلیں
آ گئے شاہِ دیں ہوں کروڑوں سلام

نور حق آ گیا، سب مٹیں سب لعیں
حق ہے دینِ مبیں ہوں کروڑوں سلام

حق نے تم کو عطا کر دیا ہے جو دیں
تم ہو اس کے امیں ہوں کروڑوں سلام

تیرا سینہ ہے قرآں کی جائے مکیں
آفریں آفریں ہوں کروڑوں سلام

تجھ پہ قرباں جہاں بھر کی رعنائیاں
کوئی تجھ سا نہیں ہوں کروڑوں سلام

جس نے دیکھا تجھے آنکھ پلٹی نہیں
اے حسینِ ماہ جبیں ہوں کروڑوں سلام

اس جہاں اس جہاں میں نہیں ہے نہیں
تیرے جیسا حسیں ہوں کروڑوں سلام

ہم غلاموں کو رحمت لقب مل گئے
شافعِ المذنبیں ہوں کروڑوں سلام

تیرے ہوتے میری سوچ میں ہو کوئی
یہ تو ممکن نہیں ہوں کروڑوں سلام

کوئی دل میں میرے گھر بنائے تو کیوں
جب ہے تو دلنشیں ہوں کروڑوں سلام

اب تیری زاہدہ چاہتی ہے زمیں
تیرے گھر کے قریں، ہوں کروڑوں سلام

زاہدہ مظہر

اے خدا تعالیٰ کے پیارے الصلوٰۃ والسلام
آمنہؓ ماں کے دلارے الصلوٰۃ والسلام
تو ہے سایہ ذوالمنن کا تیری ارفع اعلیٰ شان
اپنی امت کے سہارے الصلوٰۃ والسلام
تم تھے خوش جب ربّ نے ہم کو خیرِ امت کر دیا
رحمت عالم ہمارے الصلوٰۃ والسلام
خیرِ امت کر کے اپنی رحمتوں میں دھر لیا
صدقے تیرے ہیں پیارے الصلوٰۃ والسلام
جب مئے توحید تو نے ہے پلائی ساقیاؐ
بے خودی میں ہم پکارے الصلوٰۃ والسلام
جب پکارا دستگیری کی ہے میرے ماہیاؐ
اس لئے ہیں اپنے نعرے الصلوٰۃ والسلام
ڈولتی نیا میری جب راہ پر چلنے لگی
دل خوشی سے اب پکارے الصلوٰۃ والسلام
چارہ گر بنتے رہے جب جب ہوئی بے چارگی
آ گئے بن کر سہارے الصلوٰۃ والسلام
جب نزع کا وقت آئے آپؐ کو تکتی رہوں
تم تو ہو دل جاں سے پیارے الصلوٰۃ والسلام
حشر میں دیکھی شفیعِ عاصیاں کی بارگاہ
ہم سبھی مل کر پکارے الصلوٰۃ والسلام
تمؐ گنہگاراں امت کی خبر رکھتے رہے
بخشوائے جرم سارے الصلوٰۃ والسلام
زاہدہ کوثر کنارے جام ہاتھوں میں لئے
کہہ رہی تھی آقاؐ پیارے الصلوٰۃ والسلام

زاہدہ مظہر

دل میں اٹھی ہے لہر نعت ہو تحریر تیری
آج کچھ اور مہرباں ہے تقدیر میری

شاہؐ بطحا تیرے قرباں یہ اشارہ ہے تیرا
رحمتِ ربّ تیری رحمت پہ گزارا ہے میرا

میں نے جب روزِ ازل قسم تیری کھائی تھی
تیری الفت کی امانت بھی تبھی پائی تھی

ہم تیرے پیار میں دل جان لٹانے والے
تیری راہوں میں بھی نظریں ہیں بچھانے والے

ہم کو جو دین محمدؐ کا سہارا ہے اب
جز تیرے دین کے نہ کچھ اور گوارا ہے اب

لاکھ ناراض رہیں ہم سے زمانے والے
ہم نہیں اور کسی راہ پہ جانے والے

میں تو جلووں سے ہوں مسرور مجھے مت چھیڑو
میرے افکار کی باگیں نہ غلط تم موڑو

ہم کو تو صرف محبت ہے تو ایمان سے ساتھ
جس سے رہتی ہے میری روح بڑے چین کے ساتھ

جب میرا شاہؐ کے دربار میں جانا ہوگا
تیری جنت میں تبھی میرا ٹھکانا ہوگا

جان نکلے تو تیرے دین پہ قرباں ہو کر
زاہدہ سفر کرے یادوں میں تیری کھو کر

زاہدہ مظہر

تیری سب سے بالا بڑی شان ہے
تو اللہ سب پہ مہربان ہے
تو جو اپنے کرم سے ہے دیتا سدا
تو ہی مخلوق اپنی کا حاجت روا
ہیں دیتے کے تیرے پیمانے کبھی
نہیں کچھ خزانوں میں تیرے کمی
کوئی جب گدا تجھ سے کر لے سوال
عطا کرتا بڑھ بڑھ کے تیرا کمال
ہو منظور تجھ کو بتا دے گدا
جو چاہے تو کرتا ہے شاہی عطا
تیری مصلحت ہے بڑی تو بڑا
سبھی تیرا کھاتے ہیں شاہ و گدا
اے حنّان منّان خالق کل
تیری نعمت احسان سب بے مثل
سبھی سے محبت تجھے اے خدا
اے پیارے تیرا پیار سب سے جدا
تیری رحمتوں کا نہیں ہے حساب
جو نعمتوں کی لکھوا لی مجھ سے کتاب
تجھے زاہدہ کا دھیان ہے بہت
ہو مشکل تو دیتا اماں ہے بہت

زاہدہ مظہر

ہے اس ماہ آئی خوشی کی خبر
ولادت ہوئی آمنہؓ ماں کے گھر
مہینہ مبارک ہے میلاد کا
میرے آقاؐ پیارے تیری یاد کا
محمدؐ بہاروں کا عنوان ہیں
وہ امت کے ضامن نگہبان ہیں
مبارک اسے جو پریشان ہے
جو رکھتا محمدؐ پہ ایمان ہے
سلام آمنہؓ ماں کروڑوں سلام
ملے کوکھ تیری سے خیرالانام
ہمیں مل گئے خاتم المرسلینؐ
جو محبوبؐ ربّ رحمتؐ عالمین
ہماری یہ قسمت سعادت ملی
رسولؐ خدا کی شفاعت ملی
جہاں میں جو رحمت لقب آگئے
بہاروں پہ جو بن بہت چھا گئے
منا کر خوشی پڑھ کے نعتیں سلام
کرے زاہدہ پیش اپنا کلام

زاہدہ مظہر

شہنشاہِ کون و مکاں یا محمدؐ
ہو مقبول میری فغاں یا محمدؐ

بھنور سے سفینہ کنارے لگا دو
میرے رحمتِ دو جہاں یا محمدؐ

ملے خاکِ یثرب دوائے غمِ دل
کسی ساعتِ کامراں یا محمدؐ

بہت جان تڑپے کوئی حیلہ کر دو
چلوں ہم رکابِ عاشقاں یا محمدؐ

ہے ہمسو عبادت کا گنبدِ خضرا
روح کو تسکیں تیرا مکاں یا محمدؐ

میری بے کسی پر نظر ہو خدارا
کرم کر میرے مہرباں یا محمدؐ

رہوں زیرِ سایۂ سالارِ امت
ملے شاہؐ دیں کی اماں یا محمدؐ
تیری زاہدہ کو یہ دھڑکا لگا ہے
اجل گھیر لے نہ یہاں یا محمدؐ

زاہدہ منظر

میرے مخدوم ہیں دلدارِ خدائے برتر
شہہِ لولاک ہیں شہکارِ خدائے برتر

مجھ کو میخانۂ یثرب سے پلا دے ساقی
عشقِ احمدؐ میں ہوں بیمار خدائے برتر

آپ کا اذن ملے جاؤں مدینے ﷺ
دیکھنے عالمِ انوار خدائے برتر

کاش اک بار نظر آئے جمالِ دلبر
دے مجھے دیدۂ بیدار خدائے برتر

سجدۂ شکر ادا شاہؐ کے دربار کروں
دیکھ کر روضۂ سرکارؐ خدائے برتر

زاہدہ چاہ میں آقاؐ کی ہے بیمار پڑی
کرم ہو آئیں جو سرکارؐ خدائے برتر

زاہدہ مظہر

اک ایک بوند خون کا لے گا خدا حساب
روزِ حساب حشر میں پھر دو گے کیا جواب

اعمال تیرے دیکھ کر گھن کھائے گا خدا
تیرے جرم کی دیکھتے بیٹھے گا جب کتاب

دیکھے فلک نے خاک میں اور خون میں لوٹتے
حفاظ خوش کلام بھی اور چندرے ماہتاب

معصوم شیر خوار بھی کڑیل جوان بھی
جن کے وجود چھوڑ گئے مثل اک حباب

زخموں سے چور غازی کتنے ادھ جلے کٹے
مضطر ہوئی میں دیکھ ان کا کرب و اضطراب

یوں پار تو نے ظلم کی ہر حد کو کر لیا
جیسے خدا کے سامنے دینا نہ ہو جواب

جن کی اجاڑ بستیاں در در کے کر دیا
دربارِ ربّ میں ہو گی دعا ان کی مستجاب

بے آبرو خوار تو بے گھر پھرے سدا
تیری کتابِ زیست میں آ جائے ایسا باب

ہے پُرملال زاہدہ خوں اشکبار بھی
کیسا یہ وقت آ گیا ہر سو ہے اضطراب

زاہدہ مظہر

لکھو وقت حکم انعام آگیا ہے
بہت عجز کا یہ مقام آگیا ہے
وہیں باادب دست بستہ ہوئے ہیں
جہاں بھی محمدؐ کا نام آگیا ہے
جو دامن میں یادِ محمدؐ کے گل ہیں
کرم اب نبیؐ کا مدام آگیا ہے
کیا یاد جب میرے مرشدؒ نے مجھ کو
حضوری میں انؒ کا غلام آگیا ہے
دل و جاں میں جب سے سمائے محمدؐ
زباں پر درود و سلام آگیا ہے
یہ فیضان ہے گلشنِ احمدیؐ کا
میرا عجز بھی میرے کام آگیا ہے
مجھے مرتبہ یہ ملا اللہ اللہ
ثنا خوانوں میں میرا نام آگیا
تجھے زاہدہ ہو مبارک یہ قسمت
کہ عشقِ نبیؐ تیرے کام آگیا ہے

زاہدہ مظہر

جو تھے نشانِ حیدرِ کرار کیا ہوئے
وہ دینِ مصطفیٰ کے علمدار کیا ہوئے

جن کی رگوں میں دوڑتا جوشِ جہاد تھا
وہ جانثارِ سیدِ ابرار کیا ہوئے

بدر و حنین خیبر و خندق سے جانثار
وہ سب شجاع و صاحبِ کردار کیا ہوئے

خالدؓ بن ولید یا محمودؒ غزنوی
وہ دینِ حق کے عاشق فداکار کیا ہوئے

خلفائے راشدینؓ کے رستہ کے راہرو
پہنچے جو سومنات وہ سالار کیا ہوئے

نورِ خدا کی پتلیاں صدق و وفا کا نور
وہ پاکباز مائیں وہ افکار کیا ہوئے

جن دامنوں پہ فخر تھا پڑھتا نماز بھی
وہ عصمتوں کی شان وہ کردار کیا ہوئے

حیراں ہوں آج ماؤں کے عقل و شعور پر
پاکیزگی کی شان وہ معیار کیا ہوئے

جن کا چلن اطاعتِ اللہ رسولؐ تھا
اے زاہدہ وہ دین کے معمار کیا ہوئے

زاہدہ مظہر

اک روز آستانہ نبیؐ پہ جاؤں گی
فرقت کے روز و شب کی کہانی سناؤں گی
اے گردشِ زمانہ ستائے گا کب تلک
اک دن میں اپنے خواجہؐ کی نظروں میں آؤں گی
ہر شے پہ اختیار ہے میرے رسولؐ کا
کیونکر میں کالی کملی کا سایہ نہ پاؤں گی
میرے لہو میں عشقِ نبیؐ کا خمیر ہے
عشاقِ مرسلین میں کچھ نام پاؤں گی
لائی رسولِ پاک کی خوشبوئے عطر بیز
احسان تیرا نہ بادِ صبا بھول پاؤں گی
آقاؐ نصیب والوں میں میرا شمار ہو
حضرت بلالؓ کی طرح قربان جاؤں گی
پہلے نبیؐ پاک کے قدموں کو چوم لوں
پھر کہتے اللہ قافلے کے ساتھ جاؤں گی
حیران ہیں لوگ زاہدہ کہنے لگی ہے نعت
انؐ کا کرم جو ہو تو میں کیا لکھ نہ پاؤں گی

زاہدہ مظہر